SHNAKHAT E(ISSN) 2709-7641, P(ISSN) 2709-7633

Vol:3, ISSUE:3 (2024) PAGE NO: 184-192

Publishers: Nobel Institute for New Generation

http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Cite us here: Muhammad Aslam Rabbani, & Dr Imtiaz Ahmad. (2024). The Concept of Sacrifice in Islam and Hinduism: اسلام اور ہندومت میں قربانی کا تصور. *Shnakhat*, 3(3). Retrieved from https://shnakhat.com/index.php/shnakhat/article/view/339

“The Concept of Sacrifice in Islam and Hinduism

اسلام اور ہندومت میں قربانی کا تصور"

Muhammad Aslam Rabbani[1] Dr Imtiaz Ahmad[2]

Assistant Professor, Govt Graduate Collage Daska Doctoral Canidate, Islamic Institute & Shariah, Muslim Youth University Islamabad at-rabbanimuhammadaslam@gmail.com

Associate professor department of social science Grand Asian university Sialkot

Abstract

This article explores the concept of sacrifice in Islam and Hinduism, providing a comprehensive analysis of the religious, philosophical, and social aspects of sacrificial practices in both traditions. The first section delves into the meaning and evolution of sacrifice across various religions, highlighting its universal significance. The second section focuses on the concept of sacrifice in Islam, examining its theological underpinnings through Quranic verses and Hadith, as well as its legal and ethical dimensions within Islamic jurisprudence. The third section investigates the Hindu practices of Yajna (sacrificial rituals) and Bali (offerings), discussing their historical development and spiritual significance. By comparing these perspectives.

Keywords: Sacrifice, Islam, Hinduism, Yajna, Eid al-Adha.

تعارفِ موضوع:

اسلام اور ہندومت میں قربانی کا تصور ایک اہم موضوع ہے جو دونوں دینوں کی دینی روایات اور عملی عبادات میں اہمیت رکھتا ہے۔ قربانی کا عمل اور اس کے تصورات اسلامی اور ہندو دھرم کے مابین مختلف ہوتے ہیں، لیکن ان میں مشترکہ نقاط بھی پائے جاتے ہیں۔ اسلام میں، قربانی کا عمل عید الاضحیٰ کے دوران ادا کیا جاتا ہے، جس کی بنیاد قرآنی احکام پر ہے۔ مسلمان عید کے دن حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی قربانی کرتے ہیں، جو ان کی توسیعی تشریعات کا اہم جزو ہے۔ قربانی کے دوران گوشت کو فقیر و محتاجوں میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ ان کی مدد کی جا سکے، اور یہ عمل مسلمانوں کے لئے انسانیت کی خدمت اور بخشش کا اظہار ہے۔ ہندومت میں بھی قربانی کا تصور موجود ہے، جس کی مختلف روایات اور رسومات موجود ہیں۔ یگیہ اور دیگر پرمپراں میں جانوروں کی قربانی کی جاتی ہے، جو دینی مناسک اور تقویتی روایات کا اہم حصہ ہوتی ہیں۔ اس عمل کا مقصد عموماً اوپریتی ہوتا ہے، جو انسان کی روحانیت کو تقویت دیتا ہے اور خدا کی خوشنودی کے لئے انسانی قربانی کو قبول کیا جاتا ہے۔ اسلام اور ہندومت میں قربانی کے تصورات میں مشابہتیں اور تضادات موجود

ہیں، لیکن ان کا مقصد مختلف لوگوں کی روحانی اور دینی آگاہی کو بڑھانا اور ان کی اخلاقیت کو بہتر بنانا ہے۔ قربانی کا تصور دونوں دینوں میں انسانیت، بخشش، اور خدا کی خوشنودی کے لئے اہم ہے، جو ان کی عبادتی مسیر کا اہم حصہ بنتا ہے۔

قربانی کا لغوی معنی:

قربانی کا لفظ عربی زبان کے لفظ "قُربان" (قاف، رے، با، الف، نون) سے مشتق ہے۔ اس لفظ کی جڑ "ق-ر-ب" ہے، جس کا بنیادی مطلب "قریب ہونا" ہے۔ عربی میں "قرب" کا مطلب ہے نزدیکی، اور "قربان" کا مطلب ہے ایسی چیز جو اللہ کے قریب کرنے کے لیے پیش کی جائے۔ اس تناظر میں، قربانی کا مطلب اللہ کے قریب ہونے کے لیے جانور ذبح کرنا یا کسی چیز کی نذر دینا ہے۔ یہ لفظ اسلامی تہذیب اور روایات میں گہرے روحانی اور مذہبی معنی رکھتا ہے۔

امام راغب اصفہانی مفردات القرآن میں رقمطراز ہیں:

"قربانی سے مراد ہر وہ شے ہے جس کے سبب اللہ پاک کی خوشنودی حاصل کی جائے"۔1

قربانی کا اصطلاحی معنی:

اصطلاحی طور پر، قربانی کا مفہوم ایک خاص مذہبی اور روحانی عمل سے ہے جس میں اللہ کی رضا اور قربت حاصل کرنے کی نیت سے ایک جانور ذبح کیا جاتا ہے۔2

اسلامی شریعت کے تحت، عید الاضحیٰ کے موقع پر قربانی کا عمل حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی سنت کی پیروی میں کیا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اللہ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کو قربان کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن اللہ نے ان کی فرمانبرداری کے صلے میں حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی جگہ ایک دنبہ نازل فرمایا۔ اس واقعے کی یاد میں مسلمان عید الاضحیٰ پر جانوروں کی قربانی کرتے ہیں، جو اللہ کی راہ میں اپنی سب سے عزیز چیز قربان کرنے کے عزم کی علامت ہے۔

قربانی کا آغاز وارتقاء:

قرب الٰہی کے حصول کے لیے حلال جانور کی قربانی کی ابتدا حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں، ہابیل اور قابیل کی قربانی سے ہوئی تھی۔ یہ اولین قربانی کا واقعہ ہے، جس میں ہابیل اور قابیل نے اللہ کی رضا کے لیے اپنی قربانیاں پیش کیں۔ ہابیل کی قربانی اللہ نے قبول فرمائی جبکہ قابیل کی قربانی رد کر دی گئی۔ یہ واقعہ قربانی کے تصور اور اس کے ذریعے اللہ کی قربت حاصل کرنے کی تاریخ کا آغاز سمجھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ"۔3

"اور پڑھ کر سنائیں انھیں آدم کے بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک منت پیش کی تو قبول ہوئی ایک کی اور نہ قبول ہوئی دوسرے سے بولا میں ضرور تجھے قتل کروں گا۔ بولا جز ایں نیست کہ قبول کرتا ہے اللہ ڈر والوں سے"۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ یہ سب سے اولین قربانی تھی۔

---

1 امام راغب اصفھانی، مفردات القرآن، 283:2

2 عبد الرحمن الجزیری. الفقہ علی المذاهب الاربعہ، قاہرہ: دار الکتب العلمیۃ، 2، 295/2003.

3 المائدۃ، 27:5

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی:

قربانی کی تاریخ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کو نہایت اہمیت اور شہرت نصیب ہوئی،اس حوالے سے سورۃ صافات میں اس کا تفصیلی ذکر موجود ہے جو کہ مختصراً درج ذیل ہے:

"فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰیؕ-قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُؗ-سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ"۔4

ترجمہ:"توجب پہنچ گیااس کے ساتھ کام کرنے کی قابلیت کو فرمایا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیارائے ہے کہا اے میرے باپ! وہی کر جس کا آپ کو حکم ملاہے اور آپ مجھے پائیں گے ان شاءاللہ صابر"۔

قربانی کا قرآنی تصور

قرآن حکیم میں کئی مقامات پر قربانی کی حقیقت اور فضیلت کا ذکر ملتا ہے:

1. "وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰھَا لَکُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَکُمْ فِیْھَا خَیْرٌ فَاذْکُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْھَا صَوَآفَّ ج فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا فَکُلُوْا مِنْھَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ط کَذٰلِکَ سَخَّرْنٰھَا لَکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ. لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ ط وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ".5

ترجمہ:"اور ڈیل دار جانور اونٹ گائے ہم نے کی تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں سے تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو یاد کرو نام اللہ کا اس پر ایک پاؤں باندھے اور تین پر کھڑے تو جب اس کی کروٹیں گر جائیں تو کھاؤ اس سے اور کھلاؤ صبر والے کو اور بھیک مانگنے والے کو یونہی ہم نے انھیں مسخر کیا تاکہ تم شکر گزار بنو"۔

اس آیت کے تحت **تفسیر بغوی** میں ہے:

والبدن، جمع ہے بدنہ کی۔اس کو بدنہ اس وجہ سے کہتے ہیں کہ بدن کی جسامت بڑی ہونے کی وجہ سے اس کو بدن کہا جاتا ہے۔جیسا کہ کہا جاتا ہے، بدن الرجل بدنا وبدانہ۔جب وہ خوب موٹا تازہ ہو جائے یا جو زیادہ عمر رسید ہو جائے اور اس کا گوشت ڈھیلا پڑ جائے۔6

2. وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَاللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ.7

ترجمہ: یہ ہے بات اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے۔

شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کی پرہیزگاری سے پیدا ہوتی ہے۔دل میں جس درجہ کا تقویٰ اور اللہ کی عظمت ہو گی اس سے اسی درجہ کی تعظیم کا ظہور ہو گا۔پس شعائر اللہ کی تعظیم شرک نہیں بلکہ تقویٰ اور پرہیزگاری کی علامت ہے۔ان کی تعظیم وہی کرتا ہے جس کے دل میں تقویٰ اور خوف خدا ہو، یہاں شعائر سے کیا مراد ہے تو بعض نے کہا کہ اس سے تمام اعمال حج مراد ہیں جیسے وقوف عرفہ، رمی جمار وغیرہ ابن کثیر نے بھی شعائر کو عام لیا ہے۔ان میں بدنے بھی داخل ہیں۔ابن عباس کی روایت میں ہے کہ تعظیم شعائر یہ ہے کہ ان (قربانی

---

4 صافات:102

5 الحج،37-36:22

6 بغوی،ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد، معالم التنزیل، بیروت، لبنان: دار المعرفۃ،1407ھ/1987ء، تحت سورۃ الحج:36

7 الحج،32:22

کے جانوروں) کو موٹا تازہ کرے اور خوبصورت خریدے۔ ابن ابی حاتم اور خطیب نے لکھا ہے کہ شعائر کی تعظیم یہ ہے کہ جو بدنے (قربانی کے جانور اونٹ، گائے وغیرہ) حرم کو بھیجے جائیں وہ خوب موٹے تازے اور خوبصورت چھانٹ کر لیے جائیں۔ پھر فرمایا کہ قربانی کے ان نامزد جانوروں سے دودھ، سواری، بار برداری اور دوسرے منافع حاصل کرنا اس وقت تک حلال ہے جب تک ان کو حرم مکہ میں ذبح کرنے کے لیے نامزد کر کے ہدی نہ بنا لیا جائے۔ جب کسی جانور کو حرم کی ہدی کے لیے نامزد کر دیا جائے تو پھر کسی خاص مجبور کے بغیر اس سے کسی قسم کا نفع اٹھانا جائز نہیں مثلاً ایک شخص اونٹ کو ہدی بنا کر لے جا رہا ہے اور خود پیدل چل رہا ہے۔ اگر سواری کے لیے اس کے پاس دوسرا کوئی جانور نہ ہو اور پیدل چلنا بھی اس کے لیے دشوار ہو جائے تو مجبوری اور ضرورت کے تحت اس کے لیے اس اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے۔ البتہ قربانی کے بعد ہدی کے جانوروں کے گوشت اور کھال وغیرہ سے نفع اٹھانا جائز ہے۔8

3. "اَلَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ".9

ترجمہ: وہ جو کہتے ہیں کہ بیشک اللہ نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ کھائے فرما دیجئے بیشک آ چکے ہیں مجھ سے پہلے بہت رسول کھلی نشانیاں لے کر اور اس کے ساتھ جو تم کہتے ہو تو کہتے ہو تو کیوں قتل کیا تم نے انھیں اگر تم سچے ہو۔

4. "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَ انْحَرْ".

ترجمہ: "پس آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھا کریں اور قربانی دیا کریں"۔

تفسیر بغوی میں اس آیت کے تحت ہے:

محمد بن کعب فرماتے ہیں کہ لوگ غیر اللہ کے لیے نماز پڑھتے تھے اور غیر اللہ کے لیے قربانی کرتے تھے تو اللہ تعالی نے اپنے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حکم دیا وہ نماز پڑھیں اللہ کے لیے اور قربانی کریں اللہ کے لیے اور عکرمہ، عطاء اور قتادہ رحمہم اللہ فرماتے ہیں "فصل لربک" نحر کے دن عید کی نماز اور اپنی قربانی کو ذبح کریں اور سعید بن جبیر اور مجاہد رحمہا اللہ فرماتے ہیں: پس آپ فرض نمازیں پڑھیں مزدلفہ میں اور منیٰ میں اونٹ کو نحر کریں۔ ابن عباس فرماتے ہیں "فصل لربک وانحر" اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں پر سینہ پر رکھیں نماز میں۔10

قربانی کا حدیثی تصور

قربانی کے فضائل:

متعدد احادیث میں قربانی کے فضائل بیان کیے ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں:

1. "عَنْ عَائِشَةَ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ، أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، إِنَّهَا لَتَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا، وَأَشْعَارِهَا، وَأَظْلَافِهَا، وَأَنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ مِنَ الْأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

8 ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد بن عبید اللہ، زاد المسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1404، تحت سورۃ الحج:32

9 آل عمران، 183:3

10 ایضا، تحت سورۃ الکوثر:2

"قربانی کے دن اللہ کے نزدیک آدمی کا سب سے محبوب عمل خون بہانا ہے، قیامت کے دن قربانی کے جانور اپنی سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئیں گے قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کا درجہ حاصل کرلیتا ہے، اس لیے خوش دلی کے ساتھ قربانی کرو"۔

تشریح:

قربانی کے جانوروں کا قیامت کے دن آنا:

اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کے دن قربانی کے جانور اپنی مکمل حالت میں آئیں گے، یعنی ان کی سینگیں، بال، اور کھریں سب موجود ہوں گے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ قربانی کا عمل نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی اجر و ثواب کا سبب بنتا ہے۔

خوش دلی کے ساتھ قربانی کرنے کی تاکید:

آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو تاکید فرمائی کہ قربانی خوش دلی کے ساتھ کریں۔ اس میں یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے اعمال کی صورت کے ساتھ ساتھ نیت اور دل کی کیفیت بھی عزیز ہے۔ خوش دلی اور اخلاص کے ساتھ کیا گیا عمل زیادہ اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے۔

2. **"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: "مَا مِنْ عَمَلٍ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ فِي عَشَرَةِ أَيَّامٍ، تَبَرَّأُ بِهِ مِنْ قَلْبِ الشَّيْطَانِ، إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ"-**

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک کوئی عمل اتنا بہتر اور پسندیدہ نہیں ہوتا جیسے دس دنوں کے دنوں میں خون بہانا، جو کسی شخص کو شیطان کے دل سے پاک کر دیتا ہے، سوائے اس شخص کے جو اپنے دنیا اور اپنے مال کے ساتھ نکلتا ہے اور اس کے بعد اس کا کچھ بھی واپس آنا نہیں"۔

حدیث کی تشریح:

اللہ کے نزدیک محبوب عمل:

اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ اللہ کے نزدیک کوئی عمل اتنا بہتر اور پسندیدہ نہیں ہوتا جیسے دس دنوں کے دنوں میں خون بہانا۔ اس سے مراد ہے کہ قربانی کا عمل اللہ کے نزدیک بہت مقبول ہے اور اس کی بہت بڑی قدر ہے۔

شیطان کے دل سے پاک کرنا:

خون کی قربانی ایک ایسا عمل ہے جو انسان کو شیطان کے وسوسوں اور برائیوں سے پاک کر دیتا ہے۔ یہ عمل انسان کو اخلاص اور تقویٰ کی راہ میں مضبوط کرتا ہے اور اسے بڑے اجر و ثواب کا ذریعہ بناتا ہے۔

ہندومت میں قربانی کا تصور

یگیہ (آگ کی قربانی) کا تعارفی جائزہ

ہندومت میں قربانی کا تصور ایک متنوع اور گہرے مذہبی معنی رکھتا ہے جو مختلف مذہبی رسوم اور عمل کے ذریعے ظاہر ہوتا ہے۔ یہاں ہندومت میں یگیہ قربانی کے تصور پر ایک تفصیلی نوٹ پیش کیا جا رہا ہے:

1: یگیہ (آگ کی قربانی):

یگیہ کی مذہبی اہمیت ہندومت کی بنیادی تعلیمات اور ویدک روایات میں گہرائی سے جڑی ہوئی ہے۔ 11 ویدوں کے مطابق، یگیہ کائنات کی تخلیق کا ایک حصہ ہے اور اسے برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ یگیہ کی رسم دیوتاؤں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہے، جس کے ذریعے انسان اپنی حاجات، خواہشات، اور مشکلات کو دیوتاؤں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ یگیہ کے دوران کیے جانے والے مقدس منتر اور ہَوَن کی اشیاء، جیسے گھی، اناج، اور سوم رس، دیوتاؤں کی رضا حاصل کرنے کے لیے پیش کی جاتی ہیں، جو بدلے میں انسان کو برکتیں، خوشحالی، اور مصیبتوں سے نجات عطا کرتے ہیں۔ یگیہ کی مذہبی اہمیت کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ اسے روحانی اور اخلاقی پاکیزگی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ یگیہ کے عمل میں شامل ہونا اور اس کے دوران منتر پڑھنا انسان کے دل و دماغ کو صاف کرتا ہے اور اسے روحانی بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کے علاوہ، یگیہ سماجی ہم آہنگی اور بھائی چارے کو بھی فروغ دیتا ہے، کیونکہ یہ ایک اجتماعی عمل ہے جس میں کمیونٹی کے افراد مل کر حصہ لیتے ہیں، دعا کرتے ہیں، اور مشترکہ طور پر دیوتاؤں کی خوشنودی کے لیے کام کرتے ہیں۔ یگیہ کی رسومات نہ صرف مذہبی تقاریب، جیسے شادی، جنم دن، اور تہواروں پر ادا کی جاتی ہیں، بلکہ یہ موسمی تغیرات، فصل کی بوائی اور کٹائی، اور دیگر اہم مواقع پر بھی کی جاتی ہیں۔ یہ رسومات دیوتاؤں کی کرپا حاصل کرنے، فصلوں کی بہتر پیداوار، اور قدرتی آفات سے بچاؤ کے لیے کی جاتی ہیں۔ یگیہ کے ذریعے دیوتاؤں کے ساتھ براہ راست تعلق قائم کیا جاتا ہے، جو انسان کی زندگی میں سکون، امن، اور روحانی تسکین لاتا ہے۔ یگیہ کی یہ مذہبی اہمیت ہندومت کی روحانی اور سماجی زندگی میں ایک مرکزی مقام رکھتی ہے۔ 12

یگیہ کا طریقہ کار:

- **آگ کا جلانا:**

یگیہ یا یجنا (Yajna) ایک قدیم ہندو رسم ہے جس میں دیوتاؤں کو قربانیاں دی جاتی ہیں اور اسے ایک مذہبی عمل تصور کیا جاتا ہے۔ یگیہ کے پہلے طریقے میں چند مختصر قدرتی اشیاء کو آگ میں جلا کر دیوتاؤں کو عرض کیا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ، انسانی قربانیاں بھی دی جاتی تھیں جو مختلف دوسرے حیوانات کی شکل میں ہوتی تھیں۔ 13 یگیہ کی ابتدائی روایات میں لوگ ان خونی قربانیوں کو آگ میں ڈالتے اور منتر پڑھتے تھے تاکہ دیوتاؤں کو خوش کیا جاسکے اور زمین پر برکت اور برسات کا امیدوار ہوتے۔ یگیہ کا مقصد فرد کی روحانی ترقی اور معاشرتی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہوتا ہے۔ یہ ایک مقدس عمل ہوتا ہے جو ایک جماعت یا سماج کے مشترکہ طور پر انجام دیا جاتا ہے۔ 14

- **منتروں کا جاپ:**

یگیہ کے دوران مقدس منتروں کا جاپ کرنا ایک روحانی عمل ہے جو ہندو دینی رسومات میں عموماً انجام دیا جاتا ہے۔ اس عمل میں ویدوں سے لیے گئے مخصوص منتر کا تکرار کیا جاتا ہے، جن کی قدرتی طور پر فہم نہیں کی جاتی مگر انہیں معمولاً ماہر راہبان یا عقلاء ہی پڑھ سکتے ہیں۔ یہ منتر دیوتاؤں یا آسمانی اقوام کی تعریف کے لیے اور ان سے دعائیں مانگنے کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔ ان کا تکرار مذہبی اور روحانی تعلق کو مضبوط کرتا ہے اور لوگ اس سے اپنے ذہانتی اور روحانی ضعیفیوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ عمل بھوکتی کے دوران بھی انجام دیا جاتا ہے، جب لوگ اپنی مانتیں یا خواہشات کو پورا کرنے کیلئے منتروں کا جاپ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ عمل مختلف رسومات، روزمرہ کی زندگی کے اہم مواقع، اور دینی تہوارات کے دوران بھی انجام دیا جاتا ہے۔

---

https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-yagya?lang=ur11

Bhagavata Purana, translated by A.C. Bhaktivedanta Swami Prabhupada. Los Angeles: The 12 Bhaktivedanta Book Trust, 1972, vol. 1, page 85.

13. رگ وید، ترجمہ: رالف ٹی ایچ گریفتھ۔ صفحہ 90۔

14. بھاگوت پرانا، ترجمہ: اے سی بھگتی ویدانت سوامی پربھاپاد۔ کینٹو 1، صفحہ 18۔

بلیدان(جانوروں کی قربانی)کا تعارفی جائزہ:

2: بلیدان(جانوروں کی قربانی):

بلیدان ایک روایتی ہندو رسم ہے جس میں خونی قربانیاں دی جاتی ہیں۔اس عمل کے دوران مختلف جانوروں کو قربانی کے طور پر ذبح کیا جاتا ہے۔بلیدان عموماً دینی مواقع پر جیسے دیوالی، عید الاضحی، یا دیگر روایتی مواقع پر انجام دیا جاتا ہے۔بلیدان کا مقصد دینی اور روحانی ہوتا ہے۔اس عمل کی بنیاد ایک مذہبی عقیدہ ہوتی ہے جس کے تحت خدا یا دیوتاؤں کو قربانی کی جاتی ہے تاکہ ان کی خوشنودی حاصل ہو۔اس عمل کے ذریعے لوگ اپنی معصومیت اور مغفرت کا اظہار کرتے ہیں اور اپنے خطائیوں کی بخشش کی التجا کرتے ہیں۔بلیدان کا عمل عموماً خونی طریقے سے انجام دیا جاتا ہے، جہاں جانور ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا خون بہایا جاتا ہے۔اس عمل کے بعد ذبح کی گئی قربانی کا گوشت عموماً غرفہ کے میں بانٹا جاتا ہے اور غریبوں اور ضعیفوں کو تقسیم کیا جاتا ہے۔بلیدان کی روایت مختلف مذاہب اور ثقافتوں میں موجود ہے، جیسے کہ اسلام، ہندوئیت، اور دیگر مذاہب۔اس کی اہمیت دینی، روحانی، اور اجتماعی ہے اور اس کے ذریعے لوگ اپنے دینی اور اخلاقی اہداف کو حاصل کرتے ہیں۔15

انسانی قربانی اور ستی کی رسم

قدیم ہندوؤں کے ہاں انسانی قربانی کی ایک شکل ستی کی رسم بھی تھی۔ستی ایک بیوہ کو جلانے یا خود سوزی کی رسم تھی جس میں ایک بیوہ اپنے شوہر کی موت کے بعد اس کی آخری رسومات کے موقع پر اس کی چتا میں ساتھ جل کر اس کے مہلک گناہوں کو پاک کر سکتی تھی۔قدیم ہندوؤں کے عقائد کے مطابق اس عمل سے بیوی اپنے شوہر کے ساتھ جنت میں خوشی سے زندگی گزارنے کا اجر حاصل کرتی تھی۔کیتھاری قبیلے میں ستی کو باقاعدہ قانون بنایا گیا۔برہمنوں نے اس کی ابتدائی مخالفت کی لیکن بعد میں اس کو قبول کیا کہ اس سے رشتہِ ازدواج پختہ ہو جاتا ہے اور اگلے جنموں میں بھی ان کا رشتہ برقرار رہتا ہے۔راجھستان کی ملکائیں اپنے راجاؤں کی حتمی شکست کی بنا پر اس رسم کو اجتماعی طور پر ادا کرتی تھیں۔ اس اجتماعی رسم کی ادائیگی کو "جوہر" کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا جو ان کے لیے باعث فخر ہوتا تھا۔16

شوہر کی وفات کے بعد، عورت کے سامنے دو راستے موجود ہوتے تھے۔یا تو وہ اپنے شوہر کی چتا پر جل کر اپنی جان دے دیتی اور اس عمل کو "ستی" کہا جاتا تھا، یا پھر وہ پوری زندگی کو غم و آفت سے گزارتی رہتی۔یہ رسم بدبرہمنی کی دور کی ابتداء سے آغاز ہوتی تھی۔عورت کا سر مونڈ کر اسے گنجا بنا دیا جاتا تھا۔وہ صرف صبح کے وقت سنگین سوکھی کھا سکتی تھی اور ہمیشہ کچھلی کپڑے پہنتی رہتی۔لوگ اس کو بھی منحوس سمجھتے تھے۔ان مصائب سے بچنے کے لئے، موت کو زندگی پر ترجیح دینے سے عورتیں "ستی" بن جاتی تھیں۔برہمن ذات کے لوگ عورت کو "ستی" کرنے کی ترغیب دیتے تھے تاکہ ان کی موت کے بعد ان کے زیورات اور باقی سامان کسی اور کو نہیں ملتا۔کبھی کبھار، نوجوان بیویوں کو ان کی مرضی کے برخلاف زبردستی چتا پر لے جایا جاتا تاکہ وہ آگ سے بچنے کے لئے رسیوں میں بند نہ جائیں۔جو عورت کسی حیلے یا بہانے کی مدد سے چتا سے بھاگ جاتی، اُسے ذات کے سپرد کر دیا جاتا تھا اور اُسے چھر سے مارا جاتا تھا۔17 اگر کسی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہوتیں تو ستی ہونے کا اعزاز سب سے بڑی بیوی کو ہوتا اور دیگر بیویاں الگ الگ جلائی جاتی تھیں۔غیر معمولی حالات میں ایسی بیویاں اپنی زندگی بھر کے اختلافات اور عداوت ختم کر دیتی تھیں اور اسی آگ میں اپنے شوہر کے ساتھ جلنے کا انتظام کر لیتی تھیں۔قدیم ہندو معاشرے میں عورت کو ہوس پرستی کا آلہ کار سمجھا جاتا تھا۔اسے نہ ہی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جاتا نہ معاشرے میں کوئی عزت کا مقام دیا جاتا تھا بلکہ محض اسے اپنے آرام و آسائش کے لیے زندہ رکھا جاتا

---

15. گرینوالٹ، مارک۔ "بلیدان کی روایت: دینی اور اجتماعی اہمیت۔" دینی اور معاشرتی علومی رسائیات، جلد ۱، عدد ۲ (۲۰۱۸): ۲۱۵-۲۰۰۔

16 ول ڈیورانٹ، ہندوستان (مترجم، طیب رشید)، مطبوعہ: تخلیقات، لاہور، پاکستان، 1995ء، ص:126

17 علی عباس جلالپوری، روایاتِ تمدنِ قدیم، مطبوعہ: تخلیقات، لاہور، پاکستان، 2012ء، ص:236

ور جب مطلوبہ نتائج حاصل ہو جاتے اور وہ ان کی کسی قبیح و شنیع تسکین کا ذریعہ نہ رہتی تو زندہ رہنے کا حق بھی اس سے چھین لیا جاتا اور مسلسل طعنہ و تشنیع کے ذریعے زندگی گزارنا محال کر دیا جاتا تھا جس پر وہ زندہ رہنے پر مرنے کو ترجیح دیتی تھی۔18

انسانی قربانی کے متعلق ہندومت کی تعلیمات میں ہے کہ "بلاشبہ انسان قربانی کے جانوروں میں سے پہلا ہے"۔ خاص طور پر دُرگا کے مندر کے متعلق بھی مشہور ہے کہ وہاں روزانہ ایک انسان کو دیوتاؤ کے نام پر بھینٹ چڑھا دیا جاتا تھا۔19

مدھیہ پردیش میں انسانوں کی بلی دینے کی رسم کئی مندروں میں عام تھی۔ ہندو دھرم کے حکمرانوں کو دولت حاصل کرنے کیلئے مختلف قسم کے جادوئی عمل کئے جاتے تھے، جس میں انسان کا خون اہمیت کا حامل تھا۔ عمارتوں کی بناوٹ کے لیے عمارتیں سنگ دل ہندوؤں کی بچیوں کا خون اور کم عمر اطفال کی اجسام چن دی جاتی تھی۔ جنوبی ہند کے گونڈ اور ماریا قبائل کھیتوں کی فصلوں کے وقت، ان لڑکیوں کو قربان کر کے، قبائلی سرداروں نے یہاں کھنبے میں باندھا اور انہیں باری باری خنجر سے مار دیا، جس سے خون کھیتوں کو سرسبزی ملتی تھی۔20

خلاصہ بحث

"اسلام اور ہندومت میں قربانی کا تصور" میں قربانی کے تصور کو دونوں مذاہب کے تصورات کے مطابق واضح کیا گیا ہے۔ اولاً "قربانی کا مفہوم اور ارتقاء" میں قربانی کے علمی، دینی، اور فرہنگی پہلوؤں کو بحث کیا گیا ہے۔ اس میں، مختلف مذاہبی تصورات کی روشنی میں قربانی کا معنی و اہمیت پر غور کیا گیا ہے۔ پھر "اسلام میں قربانی کے تصور" میں قرآنی اور حدیثی اساسوں پر اسلامی قربانی کے تصور کو پرکھا گیا ہے۔ قرآن اور حدیث میں قربانی کے حکمات اور ان کی تشریحات کو بیان کیا گیا ہے۔ اور "یگیہ اور بلیدان کی ہندومت میں وضاحت" میں ہندومت کی روایات اور تقالید کے تحت یگیہ اور بلیدان کے تصورات کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ آرٹیکل دینی مفاہمت اور مذہبی امن کے لحاظ سے بہت اہم ہے، اور قربانی کے موضوع پر معقول اور متفقہ رائے کو پیش کرتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

1. **تفصیلی مطالعہ اور تحقیق کی جائے:**

اس تجویز کے مطابق، ابتدائی قدم یہ ہونا چاہئے کہ اس موضوع کے بارے میں مکمل طور پر مطالعہ اور تحقیق کی جائے۔ اس کے لئے مختلف مذہبی کتب، تفسیر، اور موضوع پر تحقیقاتی مقالات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ اس سے موضوع کی معمولی سطح سے بہترین فہم حاصل ہوتی ہے اور اہم نکات اور تفصیلات سامنے آتی ہیں جو موضوع کو مکمل طور پر سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

2. **مذہبی رہنماؤں سے مذہبی موضوعات پر بحث اور گفتگو کی جائے:**

اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ مختلف مذہبی رہنماؤں سے موضوع پر بحث و گفتگو کی جائے تاکہ ان کی رائے اور تجربات سے موضوع کی سمجھ میں اضافہ ہو سکے۔ ان سے مذہبی روایات، تفسیر، اور تشریحات کے بارے میں مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ان کے ذریعے موضوع کی مختلف پہلوؤں پر غور کیا جاسکتا ہے اور مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان امن و مفاہمت کے پیغامات فروغ دیے جاسکتے ہیں۔ اس طرح، مختلف مذہبی رہنماؤں کے مشاورتی فراست اور تجربات سے موضوع کی روشنی میں اضافہ ہو گا۔

---

18 محمد اشرف، ہندوستانی معاشرہ عہد وسطی میں، مطبوعہ: فکشن ہاؤس، لاہور، پاکستان، 1991ء، ص:252

19 اے ایل ہاشم، ہندوستانی تہذیب کی داستان، مطبوعہ: نگارشات پبلشرز، لاہور، پاکستان، ص:481

20 علی عباس جلالپوری، رسوم اقوام، مطبوعہ: تخلیقات، لاہور، پاکستان، 2013ء، ص:92

3. قربانی کے تصور پر تنقیدی جائزہ لیا جائے:

ہندومت میں قربانی کے تصور کو تاریخی، سماجی، اور ثقافتی تناظر میں تنقیدی جائزہ لیا جائے تاکہ اس کے مختلف پہلوؤں کو گہرائی سے سمجھا جا سکے۔ اس تنقیدی جائزے میں اس قربانی کے فوائد، نقصانات، اور اس کے مختلف معاشرتی اور مذہبی اثرات پر غور کیا جائے۔ اس تجویز کا مقصد یہ ہے کہ قربانی کے عمل کی جامع تفہیم حاصل کی جائے اور اس پر موجود مختلف آراء اور نظریات کو مد نظر رکھتے ہوئے، اس کے حوالے سے متوازن اور معقول نتائج اخذ کیے جائیں۔ اس سے موضوع پر علمی بحث کو فروغ ملے گا اور مختلف زاویوں سے قربانی کے تصور کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے گا۔

کتابیات:

ابن جوزی، ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد بن علی بن عبیداللہ، زادالمسیر فی علم التفسیر۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1404

احمد بن حنبل، ابوعبداللہ بن محمد، المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، 1398ھ/1978ء

امام راغب اصفہانی، مفردات القرآن

اے ایل باشم، ہندوستانی تہذیب کی داستان، مطبوعہ: نگارشات پبلشرز، لاہور، پاکستان،

بغوی، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد، معالم التنزیل، بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، 1407ھ/1987ء

بھاگوت پرانا، ترجمہ: اے سی بھکتی ویدانت سوامی پربھاپاد۔ کینٹو

رگ وید، ترجمہ: رالف ٹی ایچ گریفتھ

سیوطی، جلال الدین ابوالفضل عبدالرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان، الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

عبدالرحمن الجزیری. الفقہ علی المذاہب الاربعہ، قاہرہ: دار الکتب العلمیۃ، 2003

علی عباس جلالپوری، روایات تمدنِ قدیم، مطبوعہ: تخلیقات، لاہور، پاکستان، 2012ء

علی عباس جلالپوری، رسوم اقوام، مطبوعہ: تخلیقات، لاہور، پاکستان، 2013ء

گرینوالٹ، مارک. "بلیدان کی روایت: دینی اور اجتماعی اہمیت." "دینی اور معاشرتی علومی رسائیات"

محمد اشرف، ہندوستانی معاشرہ عہد وسطی میں، مطبوعہ: فکشن ہاؤس، لاہور، پاکستان، 1991ء،

ول ڈیورانٹ، ہندوستان (مترجم، طیب رشید)، مطبوعہ: تخلیقات، لاہور، پاکستان، 1995ء،